بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان: خلع کے لفظ سے جاری ڈگری تنسیخ نکاح شمار ہوگی یا نہیں؟		
کتاب: طلاق	باب: فسخ و تفریق	فصل:۔
فتوی نمبر: 548	تاریخ: 13 ربیع الاول 1448ھ / 27 اگست 2026ء	

سؤال: جناب عالی تین سال قبل میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی شادی کے بعد حالات کچھ ایسے ہوگئے کہ سسرال والوں نے ظلم وستم شروع کر دیا، آنے جانے پر مکمل پابندی لگادی حتیٰ کہ ماں باپ سے ملنے پر بھی پابندی کر دی، ضروریات کی کوئی چیز مثلاً کپڑے، چپل اور دیگر اخراجات کے لئے کوئی پیسے نہیں دیتے تھے، کھانے کے لئے بھی ساس کی اجازت کی ضرورت تھی، فون پر بھی گھر والوں سے بات نہیں کرنے دی جاتی اسی طرح اسے مکمل قید تنہائی میں ڈال دیا، خرچہ دینے کے بجائے اس کے جو پیسے ہوتے تھے وہ بھی نکال لیا کرتے تھے ان حالات کی وجہ سے وہ دماغی مریضہ ہوگئی، بات کچھ کرتے جواب کچھ دیتی تھی، بس ہر بات پر کہتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، اس طرح ڈرایا دھمکایا جاتا تھا کہ ایک دن تو یہ کہا کہ میرا پاس اسلحہ ہے اور میں تمہارے گھر والوں کو بھی دیکھ لوں گا، ان تین سالوں میں بمشکل 6 ماہ وہاں رہی۔ ہم اس کو اپنے گھر لے کر آگئے دو تین ماہ رہی پھر آکر لے گئے اور یہ وعدہ کیا اب ایسا نہیں ہوگا کوئی پابندی نہیں لگائیں گیں اور خرچہ بھی دیں گے، لیکن لے جانے کے بعد پھر وہی معاملہ شروع ہوگیا، اسی طرح اس کی ایک بچی پیدا ہوئی ہم ہسپتال گئے تو وہاں پر میرے داماد نے میرے بیٹوں پر حملہ کر دیا، اس کی رپورٹ میں نے متعلقہ تھانے میں جمع کرائی ہے اور اس کے بعد وہی سے ہم اپنی بیٹی کو لے کر اور اس کی بچی کو بھی لے کر اپنے گھر آگئے اور اس کا علاج کروایا دو سال ہوگئے نہ تو اس نے پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی کوئی خرچہ دیا، اس کا سارا خرچ اور بچی کا سارا خرچ ہم اٹھا رہے ہیں اور اس کے علاوہ فون پر لڑکی کو دھمکیاں دینے شروع کر دیں، جب ہم نے یہ دیکھا کہ لڑکی کی جان کو خطرہ ہے، نان ونفقہ پہلے بھی نہیں دیتا تھا، ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے ہم نے کورٹ میں خلع کو مقدمہ دائر کر دیا، کئی مہینے کے بعد عدالت نے خلع کی ڈگری جاری کر دی، وہ ہم نے گورنمنٹ کے یونین کونسل میں رجسٹرڈ کرادی اس کی کاپی منسلک کر رہا ہوں۔

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

آپ سے التماس ہے کہ اس سارے معاملے ہماری شرعی راہنمائی فرمائیں اور خلع کی ڈگری کی شرعی حیثیت کی تشریح کر دیں اور تاکہ لڑکی کی آئندہ کی زندگی کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔اور یہ بھی راہنمائی فرمائیں کہ خلع کی اس ڈگری کو تمام معاملات کو مد نظر رکھتے ہوئے تنسیخ نکاح تصور کیا جاسکتا ہے؟ جزاک اللہ خیرا

وضاحت: عدالت میں فیصلہ کے وقت شوہر موجود تھا لیکن اس نے خلع کے اس فیصلہ پر دستخط نہیں کئے۔

سائل: عثمان الحق 03333188137

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

خلع دیگر معاملات کی طرح ایک مالی معاملہ ہے جس میں جانبین (میاں، بیوی) کی رضامندی ضروری ہوتی ہے، شوہر کی رضامندی کے بغیر عدالت کا یک طرفہ خلع دینا شرعاً غیر معتبر ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں عدالت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوتا ہے، لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

صورت مسؤلہ میں سائل نے سوال میں درج وجوہات کی بنا پر اپنی بیٹی کی خلع حاصل کرنے لئے عدالت سے رجوع کیا، اور عدالت نے چند مہینوں کے بعد یک طرفہ طور شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع کا فیصلہ جاری کر دیا تو شرعاً یہ فیصلہ غیر معتبر ہے ۔

لہذا سائل کی بیٹی کے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنے شوہر سے کسی طرح بھی طلاق لے لے یا اس کو خلع پر راضی کرلے اور اگر اس کا شوہر طلاق یا خلع دینے پر راضی نہ ہو تو سائل کی بیٹی اپنے شوہر پر حقوق، نان ونفقہ نہ دینے اور ظلم وستم کرنے کی بنیاد پر تنسیخِ نکاح کا مقدمہ عدالت میں دائر کرے، پھر اپنے نکاح کو شرعی گواہوں سے ثابت کرے، اس کے بعد شوہر کے حقوق ادا نہ کرنے کو شرعی گواہوں سے ثابت کرے، پھر قاضی شرعی شہادت کے ذریعہ پوری تحقیق کرے، اگر عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہو کہ شوہر باوجود وسعت کے حقوق ادا نہیں کر رہا تو جج شوہر کو عدالت میں حاضر ہونے کا سمن جاری کرے، اگر شوہر عدالت میں حاضر ہو کر گھر بسانے اور نان ونفقہ کی ادائیگی پر آمادہ ہو جائے تو ٹھیک، لیکن اگر وہ عدالت میں حاضر نہ ہو یا حاضر ہو لیکن حقوق کی ادائیگی پر راضی نہ ہو تو عدالت نکاح فسخ کر دے، جس کے بعد عورت اپنی عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

حیلہ ناجزہ میں ہے:

"والمتعنت الممتنع عن الإنفاق ففي مجموع الأمير ما نصه: إن منعها نفقة الحال فلها القيام فإن لم يثبت عسره أنفق أو طلق وإلا طلق عليه. قال محشيه: قوله وإلا طلق عليه أي طلق عليه الحاكم من غير تلوم...إلى أن قال: وإن تطوع

بالنفقة قریب أو أجنبی فقال ابن القاسم: لها أن تفارق لأن الفراق قد وجب لها. وقال ابن عبدالرحمن: لا مقال لها لأن سبب الفراق هو عدم النفقة قد انتهی وهو الذی تقضیه المدونة، کما قال ابن المناصب. انظر الحطاب. انتهی".

(صفحہ 133 ط دارالاشاعت)

"زوجۂ متعنت کو اول تو لازم ہے کہ کسی طرح خاوند سے خلع وغیرہ کرلے، لیکن اگر باوجود سعی بلیغ کے کوئی صورت نہ بن سکے تو سخت مجبوری کی حالت میں مذہب مالکیہ پر عمل کرنے کی گنجائش ہے، کیوں کہ ان کے نزدیک زوجہ متعنت کو تفریق کا حق مل سکتا ہے، اور سخت مجبوری کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ عورت کا خرچ کا کوئی انتظام نہ ہو سکے، یعنی نہ تو کوئی شخص عورت کے خرچ کا بندوبست کرتا ہو، اور نہ خود عورت حفظ آبرو کے ساتھ کسب معاش پر قدرت رکھتی ہو، اور دوسری صورت مجبوری کی یہ ہے کہ اگرچہ بسہولت یا بدقت خرچ کا انتظام ہو سکتا ہے لیکن شوہر سے علیحدہ رہنے میں ابتلاء معصیت کا قوی اندیشہ ہو۔ اور صورتِ تفریق یہ ہے کہ عورت اپنا مقدمہ قاضی اسلام یا مسلمان حاکم اور اُن کے نہ ہونے کی صورت میں جماعت المسلمین کے سامنے پیش کرے اور جس کے پاس پیش ہو وہ معاملہ کی شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعہ سے پوری تحقیق کرے اور اگر عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہو کہ باوجود وسعت کے خرچ نہیں دیتا تو اس کے خاوند سے کہا جائے کہ اپنی عورت کے حقوق ادا کرو یا طلاق دو، ورنہ ہم تفریق کردیں گے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ ظالم کسی صورت پر عمل نہ کرے تو قاضی یا شرعاً جو اس کے قائم مقام ہو طلاق واقع کردے اس میں کسی مدت کے انتظار و مہلت کی باتفاقِ مالکیہ ضرورت نہیں۔"

(صفحہ 74،73 ط دارالاشاعت)

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاویٰ میں ہے:

اگر عدالتی کارروائی یعنی فیصلہ میں تنسیخ یا خلع بذریعہ تنسیخ کا لفظ استعمال ہو تو شرعاً یہ تنسیخ نکاح ہی شمار ہوگا اور شرعاً اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوگی، عدت گزرنے کے بعد عورت کے لیے دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہوگا، اور اگر اس مقدمہ میں تنسیخ نکاح کی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا گیا یا عدالتی کارروائی میں صرف خلع کا لفظ ہو تو یہ تنسیخ نکاح شمار نہیں ہوگا، اور نہ شرعاً خلع واقع ہوگا، دونوں کا نکاح بدستور قائم رہے گا۔

(تنسیخ نکاح اگر صرف خلع کے لفظ سے ہو تو اس کا حکم فتویٰ نمبر: 144702100246)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراتشی پاکستان

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی